اللہ پاک نے اس دنیا میں ہر چیز کو دوسرے کے فائدے کے لیے پیدا فرمایا ہے، مختلف قسم کے پرندے ان بال دار سنڈیاں کو شوق سے کھاتے ہیں اس طرح ان کی بہتات پر کنٹرول ہو جاتا ہے۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ ایک پرندہ سالانہ تقریباً 10 لاکھ کیڑے مکوڑے کھا جاتا ہے اس طرح قدرتی ماحول کا توازن قائم رہتا ہے اگر یہ پرندے نہ ہوں تو زمین پر انسانوں لیے چلنا پھرنا دوبھر ہو جائے۔

چین میں ایک دفعہ فصلوں کو چڑیوں سے ہونے والے نقصان کے سدباب کے لیے سپرے کر کے بہت زیادہ چڑیاں ماردی گئیں، لیکن ان کی موت سے فصلوں کو فائدے کی بجائے نقصان ہوا، وہ اس طرح کہ کیڑے مکوڑے بہت پیدا ہو گئے جنہوں نے فصلوں کو اس سے کہیں زیادہ نقصان پہنچایا جتنا یہ پرندے نقصان پہنچاتے تھے۔ چینی اس نتیجے پر پہنچے کہ قدرتی ماحول کا توازن قائم رکھنا ازبس ضروری ہے۔

پرندے نہایت حساس ہوتے ہیں جب ہم زہریلے مادے سپرے کرتے ہیں تو ان کی زندگیاں بہت زیادہ متاثر ہوتی ہیں حالانکہ ہمارا مقصد ان کو تلف کرنا نہیں ہوتا، لیکن یہ ان علاقوں سے بھاگ جاتے ہیں یا پھر زہریلے کیڑے مکوڑے کھا کر ان کی زندگیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ پھر کیڑے مکوڑوں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پس قدرتی ماحول کا توازن قائم ودائم رکھنے کیلئے درج ذیل سفارشات پر عمل کیا جائے تو ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

۱۔ بالدار سنڈیوں کی تلفی کے لیے بروقت روایتی طریقہ (بذریعہ کترن) اپنایا جائے۔

۲۔ غیر پھلدار درختوں پر بھی توجہ دی جائے۔

۳۔ زہریلے مادوں کے سپرے کرنے سے حتی الامکان گریز کیا جائے۔

۴۔ زمینوں میں کیمیائی کھادوں کی بجائے دیسی کھادوں کا استعمال کیا جائے۔

یورپ نے حال ہی میں اپنے ہاں کیمیائی کھادوں سے حاصل شدہ پھل فروٹ اور سبزی جات کی درآمد پر پابندی عائد کردی ہے اور وطن عزیز پاکستان میں بھی قدرتی کاشتکاری کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ ایسے زرعی پیداوار کی مارکیٹ بن رہی ہے جو دیسی طریقہ کاشت Organic طریقے پر پھلتے پھولتے ہیں اور ان زمینوں میں ولایتی کھادوں کے استعمال سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

گردوپیش

مفکر بلغاری

نظام عدل ریگولیشن:

سوات، مالاکنڈ ایجنسی اور کوہستان میں مولانا صوفی محمد صاحب اور سرحد حکومت کے بیچ میں مذاکرات کے نتیجے میں نظامِ عدل ریگولیشن عمل میں آ گیا ہے۔ اس سے عوام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مولانا صوفی محمد کی ہدایت پر مولانا فضل اللہ صاحب نے غیر مسلح ہونے کا اعلان کر دیا ہے انہوں نے واضح کر دیا ہے کہ وہ لڑکیوں کی تعلیم کے خلاف نہیں، فحاشی و عریانی کے خلاف ہیں۔

مولانا صوفی محمد مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے نفاذ شریعت محمدیہ کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ گورنمنٹ سے ٹکر لی اور جرأت ایمانی کا ثبوت دیا۔ سینیٹر مولانا سمیع الحق کے بقول مولانا صوفی محمد کی جہد پیہم، ماوزے تنگ کی جدوجہد کی طرح نہایت قدر و قیمت کی حامل ہے۔ ساتھ ہی سرحد حکومت بھی مبارکباد کی مستحق ہے جس نے نظام عدل کے نفاذ کو ممکن بنا کر عوام کے دیرینہ مطالبے کو پورا کر دیا اور کہا کہ نظام عدل کے متعلق بیرونی دباؤ کی کوئی پرواہ نہیں اسے ہر صورت میں قابل عمل بنایا جائے گا۔

چیف جسٹس کی بحالی:

گزشتہ انتخابات کے موقع پر معزول چیف جسٹس افتخار محمد چودھری اور دیگر ججز کی بحالی کے متعلق میاں محمد نواز شریف نے جہد پیہم کا وعدہ کر رکھا تھا' چنانچہ میاں صاحب نے اپنی جماعت کی طرف سے وکلاء کے لانگ مارچ میں شرکت کا اعلان کر دیا۔ جماعت اسلامی، تحریک انصاف اور جمعیت اہل حدیث نے بھی ساتھ دیا، حکومت نے ۱۵ مارچ کو میاں صاحب کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں ان کی رہائش گاہ پر نظر بند کر دیا' لیکن موصوف نظر بندی توڑ کر باہر نکلنے میں کامیاب ہوئے، جب وہ گھر سے باہر نکلے تو ان کے ساتھ چار سو کے قریب لوگ تھے، دیکھتے ہی دیکھتے اٹھارہ ہزار کے قریب لوگ ان کے قافلے میں شامل ہوئے۔ عوام الناس کا جوش و خروش دیدنی تھا اور جگہ جگہ لوگوں نے میاں کے قافلہ صدق و صفا کا خیر مقدم کیا اور جلوس میں شامل ہوتے گئے۔ متعدد سرکاری آفیسران اپنے عہدوں سے مستعفی ہوئے۔ ادھر حکومت نے اعلان کر رکھا تھا کہ لانگ مارچ کے شرکاء کو اسلام آباد سے باہر روکا جائے گا اور شاہراہ دستور پر دھرنا دینے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ میاں صاحبان

کو خط لکھا گیا کہ آپ کی جان کو خطرہ ہے' لہذا گھر سے باہر نہ نکلیں۔لیکن میاں صاحبان نے اپنے وعدے کو ہر صورت میں نبھانا تھا۔چنانچہ میاں شہباز شریف متعدد مسلم لیگی قائدین کے ساتھ اسلام آباد میں موجود تھے،مختلف جماعتوں کے ہزاروں کارکن اسلام آباد پہنچ چکے تھے۔دوسری طرف لاہور سے میاں نواز شریف کے ساتھ ایک عظیم الشان قافلہ اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں تھا۔ایسا لگتا تھا جیسے سارا پاکستان سڑکوں پر اُمڈ آیا ہے،حکومت بے بس ہو چکی تھی اور اسے میاں صاحبان کی بے پناہ مقبولیت کا اندازہ ہو چکا تھا۔جب قافلہ گوجرانوالہ پہنچا تو وزیراعظم نے چیف جسٹس کی بحالی کا اعلان کر دیا اس پر میاں نواز شریف نے چوہدری اعتزاز احسن کے ساتھ مشاورت کے بعد لانگ مارچ کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

شمالی علاقہ جات کا ذکرِ خیر:

۲۳ مارچ کو راولپنڈی میں منعقدہ مسلم لیگ (ن) کی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں گلگت بلتستان کا ذکر خیر سننے میں آیا جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ گلگت بلتستان کو دیگر صوبوں کے برابر درجہ دیا جائے۔مذکورہ اجلاس میں مسلم لیگ (ن) شمالی علاقہ جات کے صدر حافظ حفیظ الرحمن بھی موجود تھے۔میاں نواز شریف نے اپنی وزارت عظمی کے دور میں سکردو میں قدم رنجہ فرمایا تھا اور سکردو کے لئے الگ کمشنری کے قیام کا اعلان کر دیا تھا۔

بلوچستان اسمبلی کی قرارداد مذمت:

مورخہ ۲۱ مارچ کو بلوچستان اسمبلی نے متوقع امریکی ڈرون حملوں کے خلاف قرارداد مذمت پاس کی۔اس میں کہا گیا تھا کہ ہر داڑھی اور پگڑی والے کو طالبان کہنا درست نہیں۔پہلے عراق اور افغانستان میں بے بنیاد الزامات کے تحت بے گناہ عوام کو بموں کا نشانہ بنایا' اب امریکہ بلوچستان میں کارروائی کرنا چاہتا ہے۔بلوچستان کے دینی مدرسوں میں تعلیم کے علاوہ کوئی اور سرگرمی سرے سے موجود نہیں۔لہذا امریکہ بلوچستان میں ڈرون حملوں سے گریز کرے۔اسمبلی نے حکومت پاکستان پر زور دیا کہ وہ امریکہ پر یہ بات واضح کرے کہ بلوچستان میں طالبان کا کوئی وجود نہیں یہاں کے عوام مسلمان ہیں اور اپنے مذہب سے والہانہ لگاؤ رکھتے ہیں۔لہذا دہشت گردی سے ان کا ناطہ جوڑنا بالکل درست نہیں۔یہاں کے مدرسوں اور مسجدوں میں صرف اور صرف قرآن پاک اور حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے اور تخریب کاری بالکل نہیں ہوتی۔

زید حامد صاحب کا کلمہ حق:

زید حامد صاحب بڑے ذہین سکالر اور تجزیہ نگار ہیں اور وہ کلام اقبال کی روشنی میں بڑی عمدہ باتیں کرتے ہیں۔

۲۱ مارچ کے پروگرام میں رانا مبشر پرائم ٹائم میں انہوں نے بڑی دلچسپ باتیں کیں انہوں نے کہا'' موجودہ نظام ہی ناقص ہے' بے چارے عوام کو انصاف کیسے مل سکتا ہے! یہ الٰہی قانون ہے نہیں' انگریز کا قانون ہے بے چارے عوام کو انصاف کیسے مل سکتا ہے! انگریز کا قانون لے کر خواہ کتنے ہی چیف جسٹس آئیں' عوام کو انصاف نہیں ملے گا۔ بیس بیس سال گزر جاتے ہیں پراپرٹی اور دیت کے مقدمات چلتے رہتے ہیں۔ پچھلے ساٹھ سالوں سے ہمارے سسٹم میں انصاف کا فقدان نظر آتا ہے' لوگ اس نظام سے تنگ آچکے ہیں۔ سوات کے لوگوں نے اس سے تنگ آکر اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ شروع کر دیا تھا۔ جب طالبان نے اس آئیڈیالوجی کو ہائی جیک کر لیا تو جرم ہوگیا، انہوں نے فرمایا ہمارا نظام کیسے بدلے گا جب ہمارے رہنماؤں میں نگاہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز کی کمی ہے۔'' موصوف کا اشارہ علامہ اقبال کے اس شعر کی طرف تھا۔

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز ۔۔۔ یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

ہمارے تمام مسائل کا حل انگریز کے قانون میں نہیں، اسلامی شریعت میں موجود ہے' جو اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا قانون ہے۔ ﴿وان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر﴾ ''اگر تمہارے آپس میں کسی چیز پر جھگڑا ہو تو اللہ اور اس کے رسول سے رجوع کرو (یعنی قرآن وسنت سے رہنمائی حاصل کرو) اگر تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو'' اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول کے تقاضے اس وقت پورے ہو سکتے ہیں جب ملک میں اسلامی قانون نافذ ہو۔ اللہ کرے پورے ملک میں بھی شریعت محمدیہ کے نفاذ کی راہ ہموار ہو جائے۔

نیویارک ٹائمز کا انکشاف:

نیویارک ٹائمز کے مطابق افغانستان میں طالبان سے نبرد آزما امریکی فوج میں اضافے کا مقصد پاکستان کے قبائلی علاقوں میں خانہ جنگی کو ہوا دے کر حالات کو مزید خراب کرنا ہے۔ اس نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ وہ حالات کو مزید خراب کر کے پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کر سکتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے دل خون کے آنسو روتا ہے کہ پاکستان اب جبکہ بیرونی خطرات سے دوچار ہے' ہمارے قومی رہنما ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی میں مصروف ہیں۔ ان سب پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ وطن عزیز کو بیرونی خطرات اور سازشوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کریں' آپس میں اخوت ومروت کو فروغ دیں اور تہذیب فرنگ کی بجائے اسلامی تہذیب ومعاشرت کو اپنائیں، ترکوں نے جب انگریز کے دام فریب کے اسیر ہو کر اسلامی تہذیب کی بجائے انگریزی تہذیب اپنائی تو قبائے خلافت تار تار ہوگئی۔ بقول اقبال